ایرانی سنّیوں کی حالتِ زار صدر پاکستان کے نام ایک ٹیلی گرام ——— جناب عالی ! ایران میں سُنّیوں (یعنی کُردمسلمان) کا قتل عام ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ ان کو مارنے کے لئے (جدید ترین ہتھیار) نیپام بمبار تک استعمال کئے جا رہے ہیں۔ بی۔بی۔سی۔ کی اطلاع کے مطابق گڑبڑ اسوقت شروع ہوئی جب کردستان کی شیعہ اقلیت کو ہتھیار تقسیم کئے گئے۔ ایرانی بلوچستان کے سنّیوں (مسلمانوں) نے بھی مدد کی اپیل کی ہے۔ جن پر ظلم و زیادتی ہو رہی ہے۔ ایران میں سنّی کو بنیادی اور مذہبی حقوق تک حاصل نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ وہ تہران میں ایک مسجد بھی نہیں بنا سکتے۔ برائے کرم آپ اپنا اثر ورسوخ استعمال کرکے ایران میں (خمینی حکومت سے) سُنّی مسلمانوں کا قتل عام بند کرائیے۔

محمد اسحٰق صدیقی ندوی

سابق مہتمم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ سرپرست کل پاکستان سنّی کونسل۔

دو فیصد اقلیّت کی جسارت صدر پاکستان کے نام ایک ٹیلی گرام ——— شیعہ حضرات کے غیر ضروری احتجاج اور مظاہروں کے باوجود "فقہ جعفریہ" ۹۷ فیصد سُنّی آبادی پر نہیں ٹھونسا جا سکتا۔ ۱۹۲۱ کی مردم شماری کے مطابق شیعہ آبادی صوبہ بلوچستان، سرحد، اسوقت کے پنجاب اور بمبئی اور سندھ میں کل ۷،۴ لاکھ تھی جسکی بنا پر پاکستان میں زیادہ سے زیادہ موجودہ آبادی کا تخمینہ ۱۳ لاکھ ہو سکتا ہے۔ یعنی کل آبادی کا ۲ فیصد۔ اس کے علاوہ جمعہ و عیدین کے عام اجتماعات کے مشاہدے سے بھی شیعہ آبادی کی بہت ہی معمولی تعداد کا ثبوت مل جاتا ہے۔

محمد اسحاق صدیقی سرپرست کل پاکستان سُنّی کونسل و
سابقہ مہتمم ندوۃ العلماء لکھنؤ و شیخ الحدیث مدرسہ
عربیہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی مـ۵

بطور پبلک لاء فقہ جعفری نہ نافذ کی جائے۔ جناب صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق صاحب چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر پاکستان ! ——— فقہ جعفری کے نفاذ کے سلسلہ میں آل پاکستان شیعہ کنونشن بھکر (میانوالی) ۱۲/۱۳ اپریل ۱۹۷۹ء مفتی جعفر حسین صاحب سابق شیعہ رکن اسلامی مشاورتی کونسل پاکستان نے یہ اعلان کیا تھا کہ اگر حکومت نے ۳۰ اپریل تک شیعہ مطالبات کو تسلیم نہ کیا تو وہ مشاورتی کونسل کی رکنیّت سے مستعفی ہو جائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے حسبِ اعلان یکم مئی کو اپنا استعفیٰ صدر مملکت کو ارسال کر دیا ہے اور آج ۴ مئی کو شیعہ قوم یوم احتجاج منا رہی ہے۔ حالانکہ صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے شیعہ مطالبات کے تحت شیعہ وفد کی ملاقات کے لئے ۵ مئی کی تاریخ مقرر کر دی تھی۔ ان حالات میں نماز جمعہ کے موقعہ پر مدنی جامع مسجد چکوال میں سُنّی مسلمانوں کا یہ اجتماع

شیعہ قوم کی حالیہ احتجاجی کارروائیوں کو ملک کے موجودہ بحرانی حالات میں اضافہ کا سبب تصور کرتا ہے۔ اور شیعہ مجوزہ ایجی ٹیشن کو انتہائی خطرناک قرار دیتا ہے۔

مسلمانان اہل سنت کا یہ اجتماع شیعہ قوم کی طرف سے پاکستان میں فقہ جعفری کو بطور پبلک لاء نافذ کرنے کے مطالبہ کو بالکل غیر معقول اور ناجائز قرار دیتا ہے۔ کیونکہ ا۔ ملک میں دو متضاد قانونوں کا نفاذ بالکل بے معنی اور اشتعال انگیز ہے۔ ب۔ شیعہ مذہب میں حضرت علیؓ سے لیکر امام غائب حضرت مہدی تک مجوزہ بارہ امام انبیائے سابقین علیہم السلام سے افضل ہیں۔ حالانکہ آج جس فقہ کو فقہ جعفری کہا جاتا ہے حضرت علیؓ نے بھی باوجود اقتدار اعلیٰ (منصب خلافت راشدہ) پہ فائز ہونے کے اس فقہ جعفری کا قانون نافذ نہیں کیا بلکہ آپ نے اسی اسلامی قانون کو نافذ رکھا جو سابق خلفائے راشدین (خلفائے ثلثہ) حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان ذوالنورینؓ نے اپنے اپنے دور خلافت میں نافذ کیا تھا اور نہ ہی گیارہویں امام حضرت حسن عسکری کے دور امامت تک کسی امام کے دور میں فقہ جعفری کے قانونی نفاذ کا کوئی نام و نشان ملتا ہے۔ ج۔ گو شیعہ مذہب کی بنیاد پر آخری اور بارہویں امام حضرت مہدی کا قیامت تک دور امامت ہے۔ لیکن آپ خود صدیوں سے غائب ہیں اور غیبت کبریٰ کے زمانہ میں تو آپ سے کسی کی بھی ملاقات نہیں ہوسکتی اس لئے نہ ہی خود امام غائب فقہ جعفری کو بلا واسطہ نافذ کر سکتے ہیں اور نہ ہی کسی نائب امام تک ان کا حکم پہنچنے کا کوئی یقینی ذریعہ ہے۔ حالانکہ شیعہ مذہب میں اسلامی قانون یا خود امام معصوم نافذ کر سکتا ہے۔ یا ان کے حکم سے ان کا نائب۔ لہٰذا شیعہ مذہب کے اصول پر شیعہ قوم کا یہ مطالبہ ہی بالکل بے بنیاد ہے۔

انگریزی دور اقتدار سے پہلے تقریباً ۸۰۰ سال تک متحدہ ہندوستان میں فقہ حنفی کا قانون رہا ہے اور اب پاکستان میں بھی بطور پبلک لاء کے (خلافت راشدہ پر مبنی) فقہ حنفی کا نفاذ ہی صحیح اور حق ہے اس لئے مدنی جامع مسجد چکوال میں سنی مسلمانوں کا یہ اجتماع صدر مملکت کے حسب ذیل سابقہ بیان کی بھرپور تائید کرتا ہے۔ کہ "چونکہ ملک میں سنی مسلمانوں کی اکثریت ہے اس لئے پاکستان میں صرف فقہ حنفی کا نفاذ ہوگا اور ملک میں ہر فرقہ کے لئے علیحدہ قوانین کا نفاذ ممکن نہیں"۔ (بحوالہ نوائے وقت لاہور ۱۶ فروری ۱۹۷۹ء)

سنی مسلمانوں کا یہ اجتماع ۱۲/۱۳ اپریل ۱۹۷۹ء کی پاکستان شیعہ کنونشن بھکر میں شیعہ مقررین کی دلآزار اور اشتعال انگیز تقریروں کے خلاف پرزور احتجاج کرتا ہے۔ اور سنی علماء و مشائخ بھکر کی حسب ذیل قرارداد کی پرزور تائید کرتا ہے کہ یہ اجلاس آل پاکستان شیعہ کنونشن میں ہونے والی دلآزار اور فتنہ انگیز تقاریر اور نعرہ بازی کی مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس کنونشن کے منتظمین اور گستاخ مقررین کو عبرتناک سزا دی جائے۔ فقہ جعفری کے نام پر جو ڈھونگ رچایا گیا ہے۔ اس نے ان لوگوں کے خطرناک عزائم

کو بے نقاب کر دیا ہے۔ مقررین نے نفاذ فقہ جعفریہ کے مطالبہ کے نام پر فقہ حنفی اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی سخت توہین کی صحابہ کرامؓ کے خلاف رسوا زبان استعمال کی گئی۔ یہاں تک کہ فخرالانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کو بھی معاف نہیں کیا گیا۔ مقررین نے فساد کی آگ بھڑکانے کی پوری کوشش کی۔ اس کنونیشن نے اس علاقہ میں جو اثرات چھوڑے ہیں ان کے پیش نظر اگر ان لوگوں کے خلاف کارروائی نہ کی گئی اور انہیں اس سنگین جرم کی سزا نہ دی گئی تو اس سے فتنہ پرور لوگوں کے حوصلے بلند ہوں گے جن کے نتائج خطرناک برآمد ہوسکتے ہیں۔ (بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۲۷ اپریل ۱۹۷۹ء)

قاضی مظہر حسین امیر تحریک خدام اہل سنت
پاکستان چکوال

فقہ حنفی اور غیر منصفانہ بیانات تنظیم اتحاد المسلمین کے زیر اہتمام کئی انجمنوں کے اجلاس میں یہ قرار داد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

ملت اسلامیہ کی یہ بدقسمتی ہے کہ اس میں اب اتحاد و اپنائیت کا جذبہ ختم ہوگیا ہے۔ اور صرف اپنی تنظیمی قوت کے بل بوتے پر جارحانہ جذبات کا اظہار ہی مایۂ فخر رہ گیا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ مختلف حضرات کیطرف سے پاکستان کی اکثریت کے قانون (فقہ حنفی) کے نفاذ پر مسلسل مخالفانہ تبصرے کئے جا رہے ہیں اور فقہ جعفری کے نفاذ کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے، حالانکہ یہ صاف ظاہر ہے کہ ایک ملک میں دو متضاد قانون نافذ نہیں ہوسکتے شیعہ حضرات کے ان غیر منصفانہ مطالبات کے جواب میں حنفی اہل سنت علماء نے بھی بیانات شائع کرائے ہیں، ان ہی میں اہلسنت کے مشہور عالم و محقق علامہ ابوالحسن حجازی کا نہایت صلح کن قسم کا پیغام تھا۔ مگر جناب تاثیر نقوی اس پر بھی اعتراض کرنے سے نہ چوکے۔ تاثیر صاحب کو علامہ صاحب کی یہ بات تسلیم ہے کہ سب سے بڑی شیعہ یونیورسٹی جامعہ نجف میں حنفی فقہ پڑھائی جاتی ہے۔ مگر وہ اس سے کوئی اتحاد کا سبق لینے کی بجائے فرماتے ہیں کہ سنی مذہب کی تردید کیلئے یہ سنی فقہ پڑھائی جاتی ہے۔ تاثیر صاحب خود سوچیں کہ اگر صورت وہی ہے جیسا کہ وہ ظاہر کرتے ہیں تو پھر سنی حضرات کو آپ کے قریب آنا چاہئے یا انہیں بھی آپکی فقہ کی تردید کرنی چاہئے۔؟

مزید فرماتے ہیں کہ ایران ہمیشہ سے شیعہ اسٹیٹ ہے لہذا اب اسلامی انقلاب کے بعد بھی اسے شیعہ سٹیٹ ہی رہنا چاہئے، معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں تاریخ کا مطالعہ نہ کر سکے، ورنہ معلوم ہوتا کہ فاروق اعظمؓ کے دور میں ایران فتح ہونے سے کئی سو سال بعد قائم ہونے والی صفوی حکومت سے پہلے تک تمام حکومتیں سنی تھیں۔ صفوی انقلاب کے ذریعے پہلی شیعہ اثنا عشری حکومت قائم ہوئی اور تب سے رضا شاہ پہلوی حکومت تک